خلافت لائبریری۔ ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 25۔ جنوری 1999ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ

خطبہ نمبر 4

CPL 61

ایڈیٹر عبدالسمیع خان

213029

سوموار 25 جنوری 1999ء۔ 7 شوال 1419 ہجری۔ 25 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 19

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے ساتھ رہو

حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو، سنو اور اطاعت کرو۔ اور خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد کرو کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کا جُوا گردن سے اتار دیا سوائے اس کے کہ وہ لوٹ آئے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 130)

اللہ تعالیٰ کے انذار کے وعدے خدا بننے والوں کے خلاف ضرور پورے ہوں گے

نظام جماعت کی اطاعت سے تمام نیکیوں میں جان آجاتی ہے

ثابت قدم رہو اور خدا کے حضور عاجزی اور گریہ وزاری اختیار کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔جنوری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:22۔جنوری 1999ء۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور کا خطبہ ایم ٹی اے سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔اس خطبہ کا سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 104 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ نے تمہیں بچالیا۔اللہ تمہارے لئے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ۔

ان آیات کی تشریح میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بیان فرمائی۔آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا۔میں بھی 5 باتوں کا حکم دیتا ہوں۔جماعت کے ساتھ رہو۔سنو اور اطاعت کرو۔اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور وہ شخص جو جماعت سے بالشت بھر بھی نکل گیا وہ اللہ سے دور ہو گیا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو۔اور جو جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے چاہے وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو نیکی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹا دے وہ نظام جماعت کی اطاعت ہے۔تمام عبادات اور نیکیوں میں اسی کے ساتھ جان آئے گی۔ایک اور حدیث کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔کچھ حدیں ہیں تم ان سے آگے نہ جانا کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا انکار نہ کرنا۔

ایک حدیث کے بیان میں حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو بھی تباہ ہوا وہ خدا کے فرشتوں کے لشکر سے تباہ ہوا۔ورنہ صحابہ کرامؓ میں کیا طاقت تھی کہ بڑے طاقتور دشمن کو زیر کریں۔حضور نے فرمایا اس میں آج بھی حق کی مخالفت کرنے والوں کو تنبیہ ہے ان کو خدا کے فرشتے دکھائی نہیں دیتے۔یہ ممکن نہیں کہ اس دفعہ وہ فرشتے مختلف کردار ادا کریں۔حضور نے فرمایا میں تنبیہ کے بعد تنبیہ کرتے ہوئے قوم کو جگانا چاہتا ہوں لیکن قوم طاقت کے نشے میں ہے اور یہ بات نہیں سنتی۔یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ان کی طاقت تباہ ہو سکتی ہے اسی طرح جس طرح امریکہ اور یہود وہم و گمان بھی نہیں رکھتے کہ ان کی طاقت کبھی تباہ ہوگی۔حالانکہ یہ بات قطعی ہے۔ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک نہ کریں کہ انذار کے یہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔وعدے ٹل نہیں سکتے۔کوئی دنیا کی طاقت انہیں ٹال نہیں سکتی۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا۔اس کا وعدہ اس وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ مخالفت کریں۔ان کی مخالفتیں پارہ پارہ کردی جائیں گی۔حضور نے فرمایا جھوٹے کی مخالفت نہیں ہوتی۔مخالفت تو سچے کی ہوتی ہے۔اللہ کے سچے بندے طوفانوں کے بعد شناخت کئے جاتے ہیں یعنی طوفانوں اور مصائب کے **تھپیڑے** کھانے کے بعد۔تاکہ اللہ سچوں کو جھوٹوں سے الگ کرکے دکھادے۔

سچے کی سچائی کا نشان اس کی استقامت ہے۔جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑا سبق ہے ثابت قدم رہو۔ہر مخالفت کو خدا کی تقدیر سمجھو جو تمہیں اونچا کرنے کے لئے آتی ہے۔قائم رہو۔قائم رہو۔قائم رہو یہاں تک کہ دشمن تنگ آجائے۔حضور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا خدا کی یہ عادت نہیں کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے اس کو ذلت سے ناکام کردے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ان کی روحانی اور دنیاوی بادشاہتیں اتنی بڑھتی گئیں اور ان کو اتنا ملا کہ حیران رہ گئے۔ایک چھوٹا سا زمیندار جس کو مسیح موعود نے باغاں والا کہا وہ حضرت مسیح موعود کی برکت سے باغ و بہار بن گیا۔اور اس کی اولاد ساری دنیا میں پھیل گئی۔کیونکہ وہ اللہ کے پیغام سے چمٹے رہے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔وہ اسباب کے ذریعے بھی اور بغیر اسباب بھی فضل کرتا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنا بنایا توڑ دیتا ہے اور کوئی اس کا بھید نہیں پاتا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک غیر احمدی کے خط کا ذکر فرمایا جو حال ہی میں ملا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ وہ کروڑپتی تھے مگر پھر یوں ہوا کہ ہر کام ناکام ہوتا گیا حتی کہ بیوی کا زیور بھی بکوا دیا۔اور کوئی کامیابی نہ ہوئی۔اس دوست نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔حضور نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ اس دوست نے یہ امید رکھی کہ یہ خدا کا نمائندہ ہے جو کام کرسکتا ہے اس لئے احباب جماعت بھی دعا کریں میں بھی دعا کروں گا کہ جس خدا نے بنا بنایا توڑا ہے وہی ٹوٹے کام کو پھر سے بنادے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی پانچ باتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔اور فرمایا ہے کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔توبہ۔دینی علوم کی واقفیت خدا کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرنا ہے۔

بچوں کو تحریک دعا اور اس کا لطیف فلسفہ

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک پر معارف بیان۔

"حضرت مسیح موعود..... بھی دوسروں کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات بچوں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے مجھ سے بھی آپ کئی مواقع پر دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ آپ نے مجھے دعا کے لئے فرمایا اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔

اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے کہ جہاں روحانی عالم میں

طاقتور کی دعا اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ مقبول ہے وہاں کمزور کی اس لئے سنی جاتی ہے کہ وہ رحم کا زیادہ مستحق ہے۔ بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کمزور کی دعا زیادہ جلدی قبول کرلیتی ہے۔"

(الفضل 5۔اپریل 1935ء ص 5)

بلندیٔ مدارج کا یقینی طریق

حضرت محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجینئر فیروزپور کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ اور بھاوج امتہ العزیز بیگم صاحبہ کے ساتھ قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد آپ کی والدہ نے اپنے گاؤں بوتالہ میں لوگوں کی مخالفت احمدیت کے حالات سنائے۔ حضرت امام ہمام نے دریافت فرمایا کہ گاؤں والوں نے کس طرح آپ کو گاؤں سے نکالا۔ کس طرح آپ کے گھر کا پانی بند کیا اور کس طرح تنور سے آپ کی روٹیاں لگوانی بند کردیں۔ بعد ازاں فرمایا:۔

"جو سب تکلیفیں آپ اپنے گاؤں میں برداشت کرتے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان کو برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا اجر دے گا.... کیونکہ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان تکلیفوں کی کوئی پروا نہیں کی اور آپ نے اس مخالفت کے دوران میں خدا کے فضل سے اپنے ایمانوں کو نہیں چھوڑا اس کے عوض میں **اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج انشاء اللہ بلند کرے گا۔"**

(حالات و روایات صفحہ 8۔10 از محترمہ زینب بی بی صاحبہ طبع اول دسمبر 1963ء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اس کے باوجود اگر خدانخواستہ آپکے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 15۔ مئی 1998ء بمطابق 15 ہجرت 1377 ہجری شمسی بمقام کروئس ناخ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 208 تا 210 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ آیات جن کی آج میں نے اس جمعہ میں تلاوت کی ہے جمعہ کے پیش نظر بھی اور مجلس انصار اللہ کے اجتماع کے پیش نظر بھی ان آیات کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں (۔) جو اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اللہ کی رضا کی نگاہوں کی خاطر (۔) اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت فرمانے والا ہے۔ (۔) اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ (۔) اور شیطان کے نقوش قدم کی پیروی نہ کرو (۔) یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ (۔) اس کے باوجود اگر تمہارے قدم ڈگمگا جائیں اور تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشانات تم تک آچکے ہوں (۔) تو خوب جان لو کہ اللہ بہت غالب اور بزرگی والا اور بہت حکمت والا ہے۔

ان آیات میں جو طرز بیان ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ **خدا کی مرضی کو چاہنے والے لمحہ لمحہ اس کا انتظار کرتے ہیں۔** مرضات کا لفظ جمع ہے اسے محض رضا کہنا کافی نہیں۔ اگرچہ رضا بھی جمع کے مضمون یا معنوں میں بعض دفعہ استعمال کی جاتی ہے مگر میرے نزدیک مرضات کا استعمال واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ لمحہ لمحہ اس کی رضا کی نظروں کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ یہ بہت عظیم کلام ہے جو خاص طور پر انصار اللہ کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ **انصار اللہ وہ خدا کے بندے ہیں جو عمر کے ایسے گروہ میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سے پھر خدا ہی کے حضور پیشی ہے اس کے بعد اور کوئی مقام نہیں۔ پس کتنے سانس باقی ہیں کہ انہیں غیر اللہ کی خاطر لوگے۔ جتنے بھی سانس نصیب ہیں وہ سارے کے سارے اللہ کی رضا کی خاطر اس طرح پیش کر دینے چاہئیں کہ گویا اپنی جان بیچ ڈالی۔** یہی وہ وقت ہے جب آپ توجہ کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحے لمحے پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا واقعۃً آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رحمت کا اور اس کی رضا کا انتظار کر رہا ہے کہ نہیں۔

یشری نفسہ کے بعد باقی اپنا تو کچھ بچتا نہیں جو کچھ ہے وہ گویا بیچ ڈالا اور سودا یہ ہے کہ جب بھی خدا کی نظر پڑے محبت کی نظر پڑے۔ اس کی خاطر جب اپنی جان بیچ ہی ڈالی تو رہا کیا باقی، اختیار تو کوئی نہیں اور اگر یہ نہیں تو پھر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد پورا نہ کیا۔ پس اگرچہ اس آیت کا اطلاق تمام (لوگوں) پر جو شعور رکھتے ہیں کسی بھی عمر کے ہوں ان پر ہوتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انصار اللہ پر اس کا اطلاق بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بہت سے صحابہؓ تھے جو یہی کیا کرتے تھے کہ لمحہ لمحہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا انتظار رہتا تھا کہ اب کوئی ایسی بات کہیں جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنے یا اس آیت کے اطلاق کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ شاید ہماری کسی ادا پر محمد رسول اللہ ﷺ کے پیار کی نگاہیں ہم پر پڑیں اور جیسا کہ میں نے احادیث کا مطالعہ کیا ہے بکثرت ایسے صحابہ تھے جو خصوصیت کے ساتھ رسولؐ اللہ کی محبت کی نظر کی تلاش میں آپ کے سامنے بیٹھا کرتے تھے شاید کوئی ایسی ادا ہو جس پر محمد رسول اللہ ﷺ پیار سے دیکھ لیں۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں یا خدا کے پیار کی نظروں کے لئے ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں ان پر پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظریں ڈالا بھی کرتا ہے۔ یہ خوشخبری ہے جو اس کلام میں مضمر ہے۔ آنحضرت ﷺ بھی جانتے تھے کہ کون کون آپ کی پیار کی نظروں کا خواہاں ہے اللہ تو بہت زیادہ جانتا ہے۔ **پس اگر اپنی باقی زندگی ایسے حال میں صرف کریں کہ آپ کو یہ امید رہے، یہ انتظار رہے کہ کبھی تو کوئی ایسی بات ہم سے ظہور ہو کہ خدا کے پیار کی ہم پر نظر پڑے۔ تو یاد رکھیں کہ یہ بعید نہیں ہے۔** جس کی اپنے رب سے یہ توقع ہے اللہ ان توقعات کو پورا کرنا جانتا ہے۔ توفیق بھی وہی دیا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے حقیقت میں سلم یعنی مقام امن، وہ فرمانبرداری کا دائرہ جس کو سلم کہا گیا ہے جس کو دوسرے معنوں میں مقام امن، مقام محبت سرائے ما بیان کرتا ہوں۔ (۔) پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو اس سلم یعنی خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ کافۃً کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ ہر داخل ہونے والا یہ دیکھے کہ اس کا کوئی دامن کا حصہ باہر تو نہیں رہا وہ پورے کا پورا خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں داخل ہو چکا ہے کہ نہیں کیونکہ ایک ذرہ بھی اس کا اس دائرے سے باہر رہا تو وہ خطرے میں ہے۔

دوسرے کافۃً سے مراد یہ ہے کہ تمام مومن چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں وہ سارے کے سارے داخل ہوں تاکہ مومنوں کی ایک جماعت خدا تعالیٰ کی محبت کی طالب بن کر اپنی زندگی بسر کرے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا (۔) ایسے لوگ جو اس محفوظ دائرے میں آجائیں گے ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ شیطان کے قدموں کی پیروی کریں۔ پس اگرچہ یہ ایک زائد بات معلوم ہوتی ہے "اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو" مگر یہ حقیقت میں اس کا نتیجہ ہے کہ ایسا کرو گے تو تمہیں یہ توفیق نصیب ہوگی کہ جو خدا کے محبت کے دائرے میں بیٹھا ہے اس کے لئے ممکن ہی کیسے ہے کہ وہ باہر نکل کر شیطان کے قدموں کی پیروی کرے۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں جو بیک وقت ہو ہی نہیں سکتیں۔

اور شیطان کے متعلق فرمایا (۔) جہاں بھی تم نے اسے موقعہ دیا کہ تمہیں پھسلائے جان لو کہ وہ ضرور تمہیں ہلاکت میں مبتلا کرے گا کیونکہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ تو اس واضح تنبیہ کے بعد کسی مومن کے لئے یہ امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ وہ خدا کی محبت کے دائرے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری-ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے باہر کوئی سانس لے کیونکہ وہ جانتا ہے جب شیطان کو موقع ملا وہ اسے اچک لے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے مرغی کے پروں کے نیچے اس کے چوزے آجایا کرتے ہیں۔ وہ تو نکل کے باہر بھی جاتے ہیں اور ادھر ادھر پھرتے ہیں لیکن اللہ کی پناہ میں جو ایک دفعہ آ جائے' اس کی رحمت کے پروں کے نیچے آجائے وہ نکلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مرغی کے چوزوں کو بعض انسانوں سے زیادہ سمجھ ہے۔ جب خطرہ درپیش ہو' کسی چیل کا سایہ دیکھیں جو سر پر منڈلا رہی ہو تو وہ دوڑ کر اپنی ماں کے پروں کے نیچے آجاتے ہیں اور وہیں اپنا امن دیکھتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ چیل باوجود اس کے بہت خونخوار ہے اور چوزے پر ذرہ بھی رحم نہیں کرتی اور جانتی ہے کہ مرغی کی اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں مگر پھر بھی اسے یہ جرأت نہیں ہوتی کہ اس کے پروں کے اندر سے اس کا بچہ نوچ لے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ فطرت بخشی ہے کہ وقت پر جب اسے اپنے عزیزوں کے نقصان کا اپنے پیاروں کے نقصان کا خطرہ ہو تو انسان بھر جاتا ہے اور سب سے زیادہ ماں بھرتی ہے اور مختلف Naturalist جن کو کہتے ہیں یعنی جانوروں کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے بتاتے ہیں کہ بظاہر کمزور نظر آنے والی مائیں بھی ایسے موقعوں پر ایسا بھرتی ہیں مثلاً شیرنی کہ اس کے مقابل پر بہت بڑے بڑے شیر بھی ڈر کے بھاگ جایا کرتے ہیں۔ تو سوچیں کہ ایک مرغی کے بچے کو اگر یہ امن نصیب ہو تو وہ جو اللہ کے پیارے ہیں ان کو کیسا امن نصیب نہیں ہو گا۔ مگر وہ چوزہ جو باہر رہ جائے' جو سمجھے کہ کوئی ایسی بات نہیں' وہ ضرور اُچکا جاتا ہے۔ چیل اس پر جھپٹتی ہے اور اس کو اُڑا لے جاتی ہے۔

تو آپ لوگ مرغی کے چوزوں سے تو زیادہ عقل دکھائیں۔ اول تو خدا کی پناہ میں آکر شیطان کے ہر خطرے سے آپ بچ سکتے ہیں اور بچیں گے اور لازماً بچیں گے لیکن اگر یہ بے پرواہی ہوئی' اس دائرے سے باہر نکل کر اپنی قسمت آزمائیں گے تو جان لیں کہ یقیناً آپ کی قسمت ہلاک شدہ لوگوں کی قسمت ہے۔ جونہی آپ نے یہ آزمائش کی اس آزمائش میں آپ مارے جائیں گے۔ پس قرآن کریم نے (-----) کہہ کے بتادیا کہ وہ تو تاک میں بیٹھا ہے۔ شیطان کو تو ذرہ بھی تم نے موقع دیا تو وہ تمہیں اچک کے لے جائے گا۔ پس اس پہلو سے اپنی ساری زندگی کی' اپنے لمحہ لمحہ کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے۔ (فرمایا) اگر تم ڈگمگائے بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشان تمہارے پاس آچکے ہیں (-) تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا اور بزرگی والا ہے۔ **احمدیوں کے لئے اس میں خصوصیت سے یہ سبق ہے کہ ان کے پاس اس کثرت سے اس دور میں نشان آئے ہیں کہ ان کے ڈگمگانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اس کے باوجود اگر خدانخواستہ آپ کے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہو گی۔** ان آیات کی تشریح کے طور پر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث اور بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سنن الترمذی سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ عہد نبویؐ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرت ﷺ کے حضور حاضر رہتا تھا' میں نے خصوصیت سے اس لئے یہ حدیث چنی ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف ابوہریرہؓ کا نام آتا ہے کہ گویا وہی رہتے تھے مسجد میں۔ ابوہریرہؓ تو دن رات وہیں رہتے تھے باہر نکلتے ہی نہیں تھے مگر بکثرت ایسے صحابہؓ تھے جو جتنا بھی ان کو وقت میسر ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور ابوہریرہؓ کے علاوہ بھی بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنا روزمرہ کا کام چھوڑ دیا تھا۔ یعنی بظاہر نکمے تھے کچھ کمانے والے نہیں تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک بھائی حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام میں مصروف رہتا تھا۔ کام کرنے والے نے آنحضرت ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ مجھ اکیلے پہ ہی بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ ہر وقت یہ آپ کے پاس بیٹھا رہتا ہے اور میں اکیلا گھر چلانے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا "لعلک ترزق بہ" کیا خبر عین ممکن ہے کہ تجھے جو رزق عطا کیا جا رہا ہے اس کے سبب سے ہو۔ بہت عظیم الشان ایک سر وابستہ ہے اس حدیث میں' ایک سر چھپا ہوا ہے اور وہ سب خدمت دین کرنے والوں کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے ہے اور اسی طرح ان واقفین زندگی کے لئے ہے جنہوں نے کلیتہً اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔ بہت سے ان کے خاندان والے' رشتہ دار یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم ان پر احسان کر رہے ہیں ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں' ان کے بیوی بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور اسی طرح **آج جماعت جرمنی میں بکثرت ایسے بڑے اور بچے اور جوان اور عورتیں ہیں جن کو اپنے گھروں کی ہوش نہیں اور جو کلیتہً دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں واقعتہً ان میں سے بعض کے بھائی یا اقرباء سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت کر رہے ہیں گویا کہ ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو پلے باندھ لو کہ تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے رزق میں ان کی وجہ سے برکت ہے۔** اگر یہ دین کی خدمت چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا کہ تمہارا کیا حال باقی رہ جاتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان جیسا اس وقت سچا تھا ویسا ہی آج بھی سچا ہے۔ بعینہ اپنی پوری شان کے ساتھ آج کے زمانے کے خدمت کرنے والوں پر بھی اور ان کے رشتہ داروں پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ پس یبشری نفسہ میں یہ سارے لوگ داخل ہیں جنہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یقین دلا دے اور ان کے اعزاء اور اقرباء کے دماغ میں وہم تک بھی نہ گزرے کہ ان کی وجہ سے ان کے خاندانوں کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) اسی کی تشریحات پیش فرماتے ہیں' مختلف تحریروں میں آپ نے مختلف پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ مثلاً فرمایا "یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔" "اپنی جان بیچ دی تو باقی کیا رہا ان کے پاس۔" "وہ دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی یاد میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔" "یہ مول لیتے ہیں بہت پیارا اظہار ہے۔ یعنی فرمایا کہ جیسے سودا کرنے والے کو جو وہ خرچ کرتا ہے اس کے نتیجے میں وہ سودا دیا جاتا ہے جس کی خاطر وہ خرچ کرتا ہے۔ تو مول لیتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی رضا سے ان کو متمتع فرمائے کیونکہ گویا انہوں نے اس کی رضا خرید لی۔ اب اللہ سے تو کوئی ویسے سودا نہیں کر سکتا' اس کی رضا خریدی نہیں جا سکتی مگر جب وہ خود کہے کہ کون ہے جو میری رضا خریدنے والا ہے اور کچھ لوگ اس کے جواب میں آگے بڑھیں اور کہیں ہم ہیں تیری رضا خریدنا چاہتے ہیں تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس ادعا سے پیچھے ہٹ جائے وہ لازماً اپنی رضا ان کو عطا فرماتا ہے۔

"وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے" "اب مول لینا جو ہے یہ فدا ہونے سے ورے ورے نہیں ہو سکتا۔ فرمایا" جو شخص روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچتا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے۔"

جانفشانی عمر بھر کرنی پڑتی ہے۔ جان جو بیچی جاتی ہے کوئی ایک لمحے کا سودا نہیں ساری زندگی کا سودا ہے۔ مرتے دم تک' آخری سانس تک جو جان بیچی ہے اب بیچنے والے کی نہیں رہی۔ پس یہ کوئی ایسا سودا نہیں جو اچانک کسی بکری کو کسی کے پاس بیچ دیا تھوڑا سا صدمہ اگر ہوا بھی تو اس کے بعد چھٹی کر لی۔ یہ تو ایک ایسی جان کا سودا ہے جو لمحہ لمحہ جینے والی جان ہے اور لمحہ لمحہ مرنے والی جان ہے۔ ہزار موتیں اسے خدا کی خاطر قبول کرنی ہوں گی اور ہزار زندگیاں ہر موت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بدلے اسے ملیں گی۔ پس یہ ہے من یشری نفسہ کہ جو اپنے نفس کو اللہ کی خاطر بیچ دیتا ہے۔

فرمایا "جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے" یہ نہیں کہ ایک دفعہ بیچ دیا اور بات ختم ہو گئی۔ بہت سے واقفین زندگی ہم نے دیکھے ہیں جنہوں نے کسی خاص لمحہ عشق میں اپنی جان کو خدا کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چھٹی کر لی۔ پھر ساری عمر ایسی حرکتیں کرتے رہے جو جان بیچنے والے نہیں کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو پکڑتا ہے اور لازماً ان کا بدانجام ہوتا ہے۔ کبھی بھی وہ اس حالت میں نہیں مرتے کہ گویا جان بیچنے والے تھے۔ تو جان کا سودا تو پہلے کا ہے اور اس سودے کے حق میں ثبوت بعد میں مہیا ہوتے ہیں۔ ساری زندگی مہیا ہوتے رہتے ہیں۔

"اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے" اب ایک اور پہلو بھی خدا کی خاطر جان بیچنے کا حضرت مسیح موعود (-) نے ہمارے سامنے کھول دیا۔ فرمایا کہ وہ خدا کی خاطر جان بیچتا ہے تو خدا کی مخلوق کی خاطر بھی بیچتا ہے۔ خدا کی خاطر اس کا جان بیچنا تو شاید بعض نگاہوں کو دکھائی نہ دے مگر اس کی مخلوق کی خاطر جو جان بیچتا ہے وہ تو سب کو دکھائی دیتا ہے، ساری مخلوق اس پر گواہ ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی گواہ ہو جاتی ہے کہ وہ ان سے فائدے کی خاطر کچھ نہیں کرتا کیونکہ وہ فائدہ اٹھاتا نہیں۔ وہ جب شکریہ ادا کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارا شکریہ ادا نہ کرو۔ ہم تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں۔ تم شکریہ ادا کرتے ہو تو ہمیں کوفت ہوتی ہے۔ ہم نے تو اپنا سودا اللہ سے کیا ہے۔ تو یہ دعویٰ محض دعویٰ نہیں رہتا لمحہ لمحہ اس دعوے کا ثبوت ان کی زندگی مہیا کرتی ہے۔ وہ جب بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں تمام بنی نوع انسان گواہ ہو جاتے ہیں کہ یہ اپنی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے ہم سے کچھ لینے کی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ سے کچھ لینے کی خاطر خدمت کر رہے تھے تو محض دعویٰ نہیں رہتا بلکہ ایک قطعی ثبوت اس کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

"اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق و شوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے" اب حضرت مسیح موعود (-) کے ارشادات کو آپ غور سے پڑھا کریں تو پھر آپ کو ان ارشادات کی لطیف باتیں سمجھ آ سکتی ہیں۔ اپنے تمام وجود کو سر سے پاؤں تک، تمام وجود کو، جو جان بیچتا ہے وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں رکھتا۔ "جو طاعت خالق اور خدمت خلق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے۔" پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی صلاحیتیں بخشی ہیں ان تمام صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے وہ اللہ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے اور ہر ایک کی صلاحیتیں الگ الگ ہیں مگر جس چھابڑے میں جو کچھ ہو گا وہی تو بیچے گا۔

پس ایک غریب انسان بھی اسی طرح اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے جس طرح ایک امیر انسان اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے۔ توفیق تو اس کی اپنی بنائی ہوئی نہیں، توفیق تو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے پس (-) یہ معنی ہے کہ جو کچھ وہ بیچتا ہے وہ وہی کچھ ہے جو ہم نے اس کو دیا تھا اس میں سے پھر کچھ اپنے لئے نہیں رکھتا تمام تر پیش کر دیتا ہے۔ پس اگر کسی کی قسمت میں، کسی کے مقدر میں ایک کھوٹی کوڑی بھی نہ ہو یعنی کچھ بھی نہ ہو تو اپنا خالی دامن لے کر اس میں خدا کی محبت اور تمناؤں سے جھولی بھر کر بظاہر خالی دامن میں اپنی محبت اور نیک تمناؤں کی جھولی اٹھائے ہوئے خدا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے وہ بھی وہی ہے جس نے سب کچھ بیچ دیا۔

پس حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "ایسے ذوق و شوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے" میں نے جو یہ کہا تھا تمنائیں اور محبتیں لے کے حاضر ہوتا ہے یہ اس کا ترجمہ ہے، حضور دل سے بجالاتا ہے اس کا دل تمام تر یہ چاہتا ہے کہ جس حد تک خدمت ممکن ہے میں کروں۔ "گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے" اس کی فرمانبرداری کا ایک شیشہ اس کے سامنے ہے اور اس میں اسے اپنی ذات دکھائی نہیں دیتی وہ محبوب دکھائی دیتا ہے جس کی خاطر اس نے اپنی ساری زندگی کو ایک نئی صورت میں ڈھال دیا۔

"اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادے سے ہم رنگ ہو جاتا ہے۔" جو اللہ کا ارادہ وہی اس کا ارادہ، جو مالک کا ارادہ، وہی غلام کا ارادہ۔ "اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے۔" اب یہ لفظ "ٹھہر جاتی ہے" قابل غور ہے۔ فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں ایسی لذت نہیں ملتی کہ جو آئے اور چلی جائے وہ لذت اس کے دل میں پناہ گزین ہو جاتی ہے۔ وہ لذت ایسی ٹھہرتی ہے کہ پھر جانے کا نام نہیں لیتی۔ پس وہ سب لوگ مستثنیٰ ہیں جو کبھی اللہ کی رضا میں محبت پاتے ہیں، مزہ دیکھتے ہیں اور کبھی نہیں دیکھتے۔ بہت سے ایسے انسان ہیں، کثرت سے ایسے انسان جو اللہ کی رضا سے کبھی نہ کبھی تو ضرور لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن اپنی جان نہیں بیچی ہوتی اس لئے وہ محبت آ کر ٹھہر نہیں جاتی، آئی اور چلی گئی اور دوسری لذتیں پھر اس کی جگہ اپنا ٹھکانہ دل میں بنا لیتی ہیں اور اس طرح وہ خدا کے بندے جو جان بیچنے والے ہیں دوسروں بندوں سے ممتاز ہو کر الگ ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک بہت گہری حقیقت ہے جس کی طرف میں آپ کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (-) نے یہ حقیقت بیان کر کے ہماری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے ہیں۔ ہم میں سے بکثرت ایسے ہیں جنہوں نے کبھی نہ کبھی اللہ کی رضا کے نتیجے میں دل کو لذت سے معمور ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن کے بدن پہ جھرجھری طاری ہو جاتی ہے جب وہ خدا کے کسی خاص انعام پر غور کرتے ہیں یا کسی خاص مصیبت سے اللہ تعالیٰ ان کو نجات بخشتا ہے تو واقعتہً ان کے دل میں اللہ کا پیار ایک لذت بن کے اترتا ہے لیکن ٹھہرتا نہیں۔ آیا اور چلا گیا اور پھر دنیا کی لذتیں دل میں قرار پکڑ لیتی ہیں تو حضرت مسیح موعود (-) کا ایک ایک لفظ قابل توجہ ہے۔

"تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے" اب کوئی دنیا کا چوٹی کا ادیب بھی ایسی تحریر نہیں لکھ سکتا کہ ہر ہر لفظ با معنی ہو۔ حضرت مسیح موعود (-) کی فصاحت و بلاغت سچائی پر مبنی ہے ایک لفظ بھی بے حقیقت نہیں، کوئی لفظ نہیں جو سچائی سے نور یافتہ نہ ہو۔ اور یہی سچائی ہے جو آپ کی تحریروں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر رہی ہے۔ "اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں" جب دل میں خدا کی محبت کا لطف ٹھہر جاتا ہے تو اس لطف کو بڑھانے کی خاطر، اس کو ہمیشہ اپنا راہنما بنانے کی خاطر ویسے ہی لطف کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور انسان جو لذت کے لئے کوشش کرتا ہے وہ مشقت نہیں ہوا کرتی۔ ہماری جتنی عبادتیں، جتنی خدمتیں مشقت کا رنگ رکھتی ہیں وہ لذت سے محروم ہیں۔ کوئی چیز جس میں لذت ساتھ ساتھ حاصل ہو رہی ہو اسے مشقت نہیں کہا جاتا۔ دنیا کا ادنیٰ دوکاندار بھی دیکھیں کتنی محنت کر رہے ہیں، اپنے تھوڑے سے پیسے کمانے کی خاطر لیکن چونکہ ان پیسوں میں مزہ آ رہا ہے اس لئے دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بڑی مشقت ہے۔ ان کی بلا سے ان کو ذرہ بھی اس میں مشقت محسوس نہیں ہوتی۔ کوئی شخص جو صبح اٹھتا ہے، دوکان کھولتا ہے، کوئی بنیا دیکھیں، سوچیں ذرا وہ رات کے بارہ بجے تک حساب فہمی کرتا رہتا ہے اگر اس کو آپ جا کے ہمدردی کریں، کہیں میاں بس کرو تھک گئے ہو گے دوپہر ہو گئی ہے اب آرام کرو تو کیسی کڑی نظروں سے تمہیں دیکھے گا کہ جاؤ جاؤ اپنی راہ لو مجھ کو میرے حال پہ رہنے دو مجھے مزہ آ رہا ہے اس چیز میں اور مزے کے بغیر وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔

تو فرمایا "اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں۔" تمام اعمال صالحہ میں ان کو اللہ کی رضا کا مزہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے، مزہ محسوس ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اس وجہ سے خود بخود صادر ہونے لگتے ہیں۔ "یہی وہ نقد بہشت ہے" یہ "نقد بہشت" یہ اب قابل غور بات ہے سود النقد النقدی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں تو نہیں ملی اور اگلی دنیا میں مل جائے گی۔ اللہ ادھار نہیں رکھتا وہ بہشت جو خدا کی محبت کی اعلیٰ لذات کی بہشت ہے وہ تو نقد انقدی تمہیں اس دنیا میں ملتی ہے۔

"یہی وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے" اس دنیا میں جس نے بہشت دیکھ لی اس کا ظل ہے ایک جو اخروی زندگی میں ملے گا۔ آثار ہیں اس کے یعنی اس کے گویا سائے ہیں جیسے نقش قدم انسان چھوڑتا ہے تو قدم تو نہیں ہوتا مگر گزرے ہوئے قدم کے لئے اس کا نقش قدم راہنمائی کر رہا ہوتا ہے۔ تو اگلی دنیا میں جو بہشت ہو گا وہ یہ بہشت تو نہیں ہو گا جو یہاں حاصل ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ بلند ہے مگر جسے اسی دنیا میں یہ اللہ کی محبت کی لذت کا بہشت نصیب ہو جائے اور یہ نقد انقد سودا ہے جو اسے مل جائے وہ ہے جو کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اب جب بھی میں مرا مجھے اسی بہشت کے سائے کے طور پر بہت اعلیٰ چیزیں نصیب ہوں گی جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اب دنیا میں جتنے بھی مذہب کی معرفت بیان کرنے والے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد گزرے ہیں ان میں سے کسی کی ایسی تحریر نکال کے دکھاؤ (-) فرمایا "جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی" اظلال و آثار جو ہیں وہ جسمانی طور پر متمثل نہیں ہوا کرتے۔ کسی چیز کا سایہ ہے تو سایہ ہی ہو گا اصل تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ وہ سائے نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اس دنیا میں اس دنیا کی جنت کو متمثل کر کے دکھائے گی وہ واقعتاً نظر آنے والی، محسوس ہونے والی، سونگھنے والی خوشبوؤں سے معطر، مزوں سے بھری ہوئی جنت حقیقت کا روپ اوڑھ لے گی اور وہ حقیقت جو ہے اس کی تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کوئی آنکھ ایسی نہیں جس نے وہ جنت دیکھی ہو، کوئی کان ایسا نہیں جس نے اس جنت کا بیان سنا ہو۔

پس حقیقت میں وہ جو کچھ بھی ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے **مگر اس دنیا کی جو خدا کی محبت کی لذتیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی خاطر انسان تمام دنیا کو ایک طرف پھینک دیتا ہے اور ان کو قبول کرتا ہے ان لذتوں کی شدت کا یہ اثر ہے کہ ہر دوسری لذت ہیچ ہو جاتی ہے۔** تو اس سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑھ کر جو لذت آئندہ مقدر ہے اس کا تصور باندھا جائے۔ وہ اگر اور کچھ نہیں تو ان لذتوں کی خاطر ہی اپنی دنیا کو بدلو مگر اگر اس دنیا میں جنت نصیب نہ ہوئی تو ان لذتوں کی خاطر جو کچھ بھی کرو گے وہ سب بے کار جائے گا۔ یہ پیغام ہے جس کو آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

عموماً بعض لوگ سختی کر کے بھی، محنت کر کے بھی بظاہر اگلی دنیا کمانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے مشقت کرنے والے ہیں جن کے کھڑے کھڑے ٹانگیں سوکھ جایا کرتی ہیں جو ہاتھ اونچا کرتے ہیں تو ہاتھ شل ہو جاتے ہیں مگر حاصل کچھ نہیں ہوتا کیونکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے وہ ان کو ملے گی جن کو ان چیزوں میں گہری لذت ملتی ہے جو ایک لذت کے خیال سے مصیبت اٹھاتے ہیں ان کو نہیں مل سکتی۔ اس اقتباس کے بعد جو یہ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 131، 132 سے اقتباس لیا گیا تھا اب اسی رپورٹ سے میں ایک اور اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں۔ "یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 188) اب استقامت کے متعلق، وہ کیا چیز ہے، حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اب وقت چونکہ تھوڑا رہا ہے اس لئے مجھے نسبتاً جلدی گزرنا ہو گا۔

"اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں" یہ تحریر ہے جلد نمبر 4 صفحہ 29، 6۔ اگست 1900ء کی۔ "اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ (-) کہ اللہ اپنے بندوں پر یا خالص بندوں پر بہت مہربان ہے یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔"

پس وہ ساری دنیا کی جماعتیں جو قربانی کے اس عظیم دور میں داخل ہو چکی ہیں اور ان جماعتوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو بھی ایک مقام عطا فرمایا ہے ان کے لئے اس تحریر میں یہ سبق ہے کہ جتنی بھی قربانی دیں اس قربانی کو اللہ تعالیٰ کی رأفت کا حصہ سمجھیں۔ محض اللہ کا احسان سمجھیں کہ خدا ان کو یہ توفیق دے رہا ہے اور بھولے سے بھی دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید ہم کچھ کر رہے ہیں خدا کی خاطر، خدا کی خاطر ہو یا خدا کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر ہو، دونوں صورتوں میں خدمت اپنی ذات میں اعزاز ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود (-) نقد سودا بیان فرما رہے ہیں۔ ہر خدمت اپنی ذات میں اپنی جزاء ہے اور جزاء پر انسان کسی پر احسان نہیں رکھا کرتا جس کو جزاء مل رہی ہو ساتھ ساتھ وہ کیسے کسی گردن پر احسان رکھ سکتا ہے۔

اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں"" دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں" دنیا کمانے سے تو احتراز ممکن ہی نہیں ہے اگر اور کچھ نہیں تو خدا کی راہ میں یا بنی نوع انسان کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہی انسان دنیا کمائے گا اور جس کی نیت یہ ہو کہ وہ مجھے اتنا ملے کہ میں زیادہ سے زیادہ اللہ اور اس کے دین کی اور اس کے بندوں کی خدمت کر سکوں وہ اس دنیا کی کمائی کو بالذات نہیں سمجھتے یعنی یہ کمائی ہے۔ ہے تو ہے نہیں تو نہ سہی اللہ کی مرضی۔ اگر اللہ کی مرضی پر نگاہیں ہیں تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو سب کچھ چھین کر اس ابتلاء میں بھی آزما سکتا ہے کہ جب ان سے سب کچھ چھین لیا جائے تو دیکھیں ان کے چہرے پر یا ان کے دل پر ملال تو نہیں آجاتا۔

جو اللہ کی خاطر جو کچھ ان کے پاس ہے فدا کرتے رہتے ہیں وہ زیادہ فدا تو نہیں کر سکیں گے مگر جو کچھ تھوڑا بہت ان کے پاس بچ جائے گا وہی پیش کرتے رہیں گے۔ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جب کشائش سے آزماتا ہے تو اس وقت وہ کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر مالی تنگی کے دن آتے ہیں تو اجازتیں لیتے ہیں کہ اب ہمیں توفیق نہیں رہی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود (-) جو مضمون پیش فرما رہے ہیں اس کے مطابق دنیا بالذات نہیں ہوتی۔ اصل میں اللہ کی رضا حاصل کرنا اور اس کی خاطر اس کا دیا ہوا خرچ کرنا ہے۔ پس اگر اس نے کم کر دیا تو کم میں سے دو۔ اگر زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا دین دنیا پر مقدم رہتا ہے۔

فرمایا:۔ "ایسے لوگ دین کو ایک خوابیدہ نظر سے دیکھتے ہیں" یہ خوابیدہ نظریں بھی ہر انسان پہچان سکتا ہے۔ کم سے کم اپنی خوابیدہ نظر کو پہچاننے کی انسان میں صلاحیت ضرور موجود ہے۔ دینی امور جتنے بھی اس کے گرد و پیش واقع ہو رہے ہیں وہ ان کو ایک اتفاقاً حادثاتی طور پر ساتھ ساتھ چلنے والے امور سمجھتا ہے، براہ راست اس کا دل ان امور میں نہیں ہوتا۔ احمدیت ترقی کر رہی ہے، لوگ نیک بنتے چلے جا رہے ہیں، سب میں قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ سارے میرے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ہر بات جو میں ایسی سنتا ہوں جو دین کی ترقی کی ہے وہ میرے دل میں بے انتہا لذت پیدا کرتی ہے۔ سبحان اللہ بسم اللہ کہتے ہیں کہ اچھا یہ ہو رہا ہے مگر براہ راست دل پر وہ لذت کی کیفیت طاری نہیں ہوتی جیسی اپنی تجارت کے چمکنے کے نتیجے میں ان کے دل پر ایک لذت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اگر کوئی ان کو خبر سنائے کہ جو روپیہ تم نے فلاں جگہ لگایا تھا وہ ایسا ہوا کہ تجارت میں کہ وہ بہت بڑھ چکا ہے۔

دنیا میں ایسے حادثات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں بعضوں کی معمولی تجارتیں بھی ایک دم چمک اٹھتی ہیں۔ اگر وہ ایسا دیکھیں تو دیکھیں ان کا دل اس بات کو کبھی بھی خوابیدہ نظر سے نہیں دیکھے گا، بے انتہا خوشیوں سے بھر جائے گا، لذتیں دل میں سمائی ہی نہیں جائیں گی۔ اتنا گہرا اثر پڑے گا اس خبر کا کہ اگر اس کو احمدیت کی کامیابیوں کی خبر کے ساتھ موازنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے دیکھیں تو وہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گی۔ پس یہ بہت لطیف باتیں ہیں جو مسیح موعود (-) چند لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ اب جب میں نے سمجھادیا تو پھر دوبارہ سنیں اس تحریر کو تو معلوم ہو گا کہ خوابیدہ نظر کیا معنے رکھتی ہے۔

"مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنالیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی (احمدی) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا دین یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے" جب تک زندگی باقی ہے ان سب چیزوں کو وقف کر دے۔ "تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو" جن لوگوں کے حق میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو حیات طیبہ عطا ہوئی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ موت تک خدا کی راہ میں وقف رہتا ہے۔

یہ یادداشتیں' براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 21 تا 30 پیغام صلح صفحہ 48 سے یہ عبارت لی گئی ہے۔ پھر فرمایا "اے ایمان والو خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو" جیسا کہ کلام الٰہی سے میں نے یہ ثابت کر کے دکھایا تھا کہ اور کا لفظ بظاہر ایک زائد بات کا تقاضا کر رہا ہے مگر حقیقت میں پہلی بات ہی کی تشریح ہے۔ بعینہ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود (-) کی یہ عبارت ہے کہ "اے ایمان والو خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو" گردن دو طرح سے ڈالی جاتی ہے۔ ایک بیل جس کے اوپر' جس کی گردن میں خدمت کا جوا ڈالا جاتا ہے وہ بیل جس کو عادت پڑ چکی ہوتی ہے جب جوا اٹھا کر زمیندار اس کی طرف چلتا ہے گردن پر ڈالنے کے لئے تو میں نے خود دیکھا ہے ایسے بیلوں کو وہ سر نیچے کر دیتے ہیں اور وہ بیل زمیندار کو بہت پیارے ہوتے ہیں اور کچھ بیل ایسے ہیں جو سینگ مارتے ہیں اور بڑی مشکل سے ان کو قابو کرنا پڑتا ہے رسی کے پھندے ان کے سینگوں پہ ڈالنے پڑتے ہیں اور ایک آدمی ایک طرف گھسیٹ رہا ہے دوسرے نے جا کر جوا ڈال دیا۔ تو یہ سلوک تو نہ کروا اپنے اللہ سے۔ اس کے بیل ہو اس کے لئے اپنی جان بیچ ڈالی اور گردن جوئے کے لئے خم نہ کی تو حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو۔ ایک یہ معنی ہیں۔

دوسرا ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دو (-) تو یہ دونوں طریق ایسے ہیں جن میں آپ اپنی جان کے ذریعے اس بات کا اقرار کر رہے ہوں گے کہ میں نے یہ جان بیچی ہوئی ہے میری نہیں رہی۔ اس کے بعد "اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو" کا یہ مطلب ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ایسا گردن ڈالنے والا احتمالاً بھی شیطان کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ الگ بات ہے' یہ اور بات ہے' شیطانی راہیں اختیار کرنے والے اور لوگ ہیں اور یہ بالکل اور لوگ ہیں۔ اگر شیطان سے بچنا ہے تو گردن ڈالنا ضروری ہے۔ لازم ہے کہ خدا کے سامنے اپنی گردن ڈال دو۔

"شیطان تمہارا دشمن ہے"

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں" اب یہ خیال نہ گزرے کہ کوئی خیالی شیطان ہے جس سے ہر آدمی سمجھتا ہے میں بچا ہوا ہوں۔ اس کے گردو پیش اس کے ماحول میں' اس کو برے کاموں کی طرف بلانے والے وہ شیطان ہیں۔ پس جس نے اپنی گردن خدا کی راہ میں دے رکھی ہو وہ ان کی باتیں کب سنے گا وہ ان کو مردود کر کے اپنی طرف سے ہٹا دے گا ایسے لوگوں کی دوستی کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ سب کچھ تو خدا کے حضور انہوں نے پیش کر رکھا ہو اور اس میں سے حصہ مانگ رہے ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کا کلام (-) سکھایا گیا کہ تلاوت سے پہلے ضروری پڑھ لیا کرو کیونکہ جب تلاوت کرتے ہو تو گویا خدا کے ہو جاتے ہو اور شیطان کوشش کرے گا کہ تمہارا کوئی حصہ بھی خدا کے فضل سے باہر رہ جائے اور یہ اسے اچک لے۔

پس وہ لوگ زندہ آپ کے اردگرد پھرتے ہیں' آپ ان کو جانتے ہیں' دیکھتے ہیں' ان سے مراسم رکھتے ہیں جو خدا کی مرضی کے خلاف بھی آپ کو تعلیمیں دیتے ہیں' کہتے ہیں یہ جھوٹ بولو تو یہ فائدہ ہو جائے گا یہاں پیسہ لگاؤ خواہ پیسہ لگانا حرام ہو اس سے فائدہ پہنچے گا اس طرح رزق کماؤ۔ یہ حقائق ہیں روزمرہ گزرنے والے حقائق ہیں' کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں۔ آپ ان کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے نہیں۔ پس جس نے خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈالی ہو وہ ضرور پہچانے گا۔ اس آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھیں اور خود اپنا اپنا جائزہ لیں۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے نہ اس کی گردن اپنی رہی نہ اس کے پاؤں کے ناخن اپنے رہے کچھ بھی باقی نہ رہا۔" "اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کر لے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو' سو وہ چشمۂ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا" ایسے شخص کو قرب الٰہی کے سرچشمے سے پلایا جائے گا جس کو ہم کوثر کہتے ہیں یہ وہی کوثر ہے اللہ کے قرب کا سرچشمہ جس کو یہ سرچشمہ نصیب ہو جائے اسے ایک آبِ حیات اور آبِ بقامل گئی۔ ایسے شخص پر کبھی موت وارد نہیں ہوا کرتی۔

"اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ہے" جن پر سے موت اٹھالی گئی ہو' جن کو ہمیشہ کی بقاء کا وعدہ دے دیا گیا ہو یعنی خدا کی طرف سے ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم "یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی کے بجالانے میں سرگرم رہے تو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔ یاد رہے کہ یہی کا لفظ کہ اس جگہ بیان ہوا ہے دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے۔"

میں نے عرض کیا تھا کہ پہلے جو لفظ استقامت گزرا ہے اس کی تشریح حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ ہی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ پس اس اقتباس کے بعد میں اس خطبہ جمعہ کو ختم کروں گا۔ فرمایا "دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے (-) یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر اور ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا۔ ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو انبیاء تھے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو صدیق تھے جو کامل وفا کے ساتھ اپنے انبیاء کے پیچھے چلتے رہے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو اس قافلے کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے مگر تھے اسی قافلے کا حصہ۔ وہ آگے تو نہ بڑھ سکے مگر پہلوں کے قدموں کی خاک چومتے ہوئے اسی راہ پر انہوں نے اپنی زندگی ختم کی۔ فرمایا یہ ہے استقامت کی راہ۔

دعا کا ترجمہ حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں یہ ہے "ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر' ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے۔ واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے" اب یہ بہت گہرا کلام ہے جسے لازماً سمجھائے بغیر آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ "ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر رکھ کے سمجھی جاتی ہے۔" استقامت کے لئے پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس چیز کا مقصد کیا تھا' اس کے بنانے کا مقصد کیا تھا' اس کی استقامت اس مقصد کے مطابق ڈھالی جائے گی' یعنی اس کی استقامت کی صلاحیتیں جو اس کا مقصد تھا اس کے مطابق بنائی جانی ضروری ہیں۔

"انسان کے وجود کی علت غائی یہ ہے کہ نوعِ انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے۔" پیدا کرنے کی غرض یہ تھی کہ ہمیشہ خدا کی عبادت کرے' ہمیشہ اس کی پیروی کرے۔ اگر اس غرض کے مطابق وہ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی استقامت ہے۔ محض راہ کی تکلیفوں کو برداشت کرنا استقامت کا نام نہیں ہے۔ یہ تشریح حضرت مسیح موعود (-) کی ہمیں بتلا رہی ہے کہ اگر ہم عبادت کی خاطر پیدا کئے گئے تھے تو ہماری استقامت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا سارا وجود عبادت کی خاطر خاص ہو جائے اور کلیتہً اللہ کا ہو جائے۔

"اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہو گا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ (-) "تو یقیناً اس پر انعام نازل ہو گا" اب انعام کا عام معنی یہ لیا جاتا ہے کہ اس کو کئی قسم کی نعمتیں ملیں گی حضرت مسیح موعود (-)

یہ معنے نہیں فرمار ہے "جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں" یعنی انعام سے مراد ہی پاک زندگی ہے۔ جب خدا کی طرف سے پاک زندگی مل گئی تو یقین کرو کہ یہ انعام ہے اور اگر پاک زندگی تمہیں ملی اور دنیا کی نعمتیں ملی ہیں تو محض اس دھوکے میں مبتلا نہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جس نے ثابت کر دیا کہ آپ صراط مستقیم پر قائم تھے۔

پس پاک زندگی اصل مقصود ہے' اصل مطلوب ہے اگر پاک زندگی ہم سب کو نصیب ہو جائے تو یہی زندگی کا وہ مقصد ہے جو ہم نے پالیا پھر ہم یہ کہتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر سکتے ہیں کہ فزت برب الکعبۃ خدا کی قسم' میں ربِ کعبہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں کامیاب ہو گیا۔ اللہ ہمیں یہ کامیابی عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 25۔جنوری 1999ء

12-40 رات۔ جرمن سروس۔
2-00 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
2-25 رات۔ درس القرآن 98-1-21
3-00 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
3-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے پروڈکشن۔
6-50 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
7-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-20 صبح۔ اردو کلاس۔
9-25 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
12-20 دوپہر۔ درس القرآن 98-1-21
1-45 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-45 دوپہر۔ اردو کلاس۔
4-05 شام۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔
4-30 شام۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-45 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-25 رات۔ اردو کلاس۔

منگل 26۔جنوری 1999ء

12-25 رات۔ جرمن سروس۔
1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-15 رات۔ کوئز روحانی خزائن۔
2-50 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
3-20 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
4-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-20 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 6۔
6-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ سپورٹس۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-10 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
11.05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11 50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 6۔
12-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 25-7-97
1-25 دوپہر۔ کوئز روحانی خزائن۔
1-55 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-05 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-10 شام۔ طبی معاملات۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-25 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 رات۔ اردو کلاس۔

بدھ 27۔جنوری 1999ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
2-40 رات۔ ہماری کائنات۔
3-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-10 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
6-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔ چلڈرنز پروگرام۔
7-45 صبح۔ اردو کلاس۔
9-00 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
11-25 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن۔
12-15 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 26-1-96
1-35 دوپہر۔ ہماری کائنات۔
2-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-05 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-20 شام۔ درثمین۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ جرمن زبان سیکھئے۔
6-05 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-05 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔ فرنچ پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
11-30 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 28۔جنوری 1999ء

12-35 رات۔ جرمن سروس۔
1-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-05 رات۔ المائدہ۔
2-25 رات۔ لجنہ پروگرام۔
3-20 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-25 رات۔ جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث خبریں۔
5-55 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
6-25 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔ درثمین۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-20 صبح۔ جرمن زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ ترجمۃ القران کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-40 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔
12-15 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 20-6-97
1-35 دوپہر۔ المائدہ۔
1-50 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-05 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-20 شام۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ عربی زبان سیکھئے۔
6-00 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔ سبق نمبر 1۔
9-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-35 رات۔ سویڈش پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-15 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر و پبلشر ماہنامہ "خالد' تشحیذ الاذہان" ربوہ مورخہ 99-1-21 سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو وارڈ میں داخل ہیں۔
احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی نام

○ خاکسار کی بیوی کا نام امۃ النصیر تھا اب تبدیل کر کے فوزیہ احمد رکھ دیا گیا ہے۔
براہ کرم آئندہ انہیں فوزیہ احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ نذیر احمد
مکان نمبر 15/34 فیکٹری ایریا ربوہ

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر (1) توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے 2۔ الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔ (3) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے آرہے ہیں۔ عہدیداران جماعت مربیان کرام اور احباب جماعت سے اس سلسلے میں تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں
نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3۔مال روڈ لاہور 5400
فون نمبرز 7351722 آفس 7352212

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ
25-جنوری- غروب آفتاب- 5-37
26-جنوری- طلوع فجر- 5-38
26-جنوری- طلوع آفتاب 7-04

عالمی خبریں

کسی کے ایجنٹ نہیں

طالبان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ طالبان کسی کے ایجنٹ نہیں۔ امریکی آلہ کار ہوتے تو دولت کی فراوانی ہوتی۔ افغانستان کی موجودہ صورت حال کے ذمہ دار حکمت یار اور ربانی ہیں۔ انہوں نے ذاتی اقتدار کے لئے خانہ جنگی کرائی۔ ایران کا رویہ شروع سے ہی ہمارے ساتھ معاندانہ رہا ہے۔ اس نے کھل کر ہمارے مخالفین کی مدد کی۔

عراق کا الزام

عراق نے الزام عائد کیا ہے کہ امریکہ ہمارے خلاف عرب ممالک پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ واشنگٹن کی جانب سے کئی ممالک کو بھیجی گئی دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ یہ ممالک عراق سے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کا مطالبہ کریں۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا کہ ان ممالک پر یہ دباؤ بھی ڈالا گیا ہے کہ وہ ہتھیاروں کا معائنہ کرنے والے اقوام متحدہ کے کمشن کے جاری رکھنے کی حمایت کریں۔

ٹھاکرے کا خوف

عالمی تبصروں میں کہا گیا ہے کہ حکومت گرنے کے خوف سے شیوسینا کے بال ٹھاکرے نے دھمکی واپس لی ہے۔ انہیں سمجھ آگئی تھی کہ وہ دورہ روکنے میں ناکام رہیں گے۔ بی بی سی نے کہا کہ مرکز کے علاوہ مہاراشٹر اور دہلی کی حکومتوں کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے دورۂ بھارت کا سہرا وزیر اعظم نواز شریف کے سر ہے جنہوں نے ٹیم کو بھارت بھجوایا۔

افغانستان میں مزید جھڑپیں

افغانستان میں مزید جھڑپوں کے بعد احمد شاہ مسعود نے مزید علاقے فتح کرلئے ہیں۔ طالبان نے اس دعوے کی تردید کی ہے۔ شمالی اتحاد کے زیر قبضہ آنے والے علاقوں میں میمنا کو جانے والی بڑی سڑک اور نایاب صوبے کے بعض حصے شامل ہیں۔ طالبان نے کہا ہے کہ یہ علاقے کبھی بھی ہمارے کنٹرول میں نہیں رہے۔

عراق کا مطالبہ

عراق نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ عراق پر حملوں کی مذمت کردے تو ہم ہتھیاروں کے معائنے کی مخالفت ختم کر دیں گے۔

بھارت اسرائیل تعاون

بھارت اور اسرائیل نے زراعت، سائنس و ٹیکنالوجی اور الیکٹرانکس کے شعبوں میں تعاون کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ فیصلہ نئی دہلی میں بھارت اسرائیل اجلاس کے چوتھے دور میں کیا گیا۔

ملکی خبریں

عالمی بنک نے قرضہ دے دیا

عالمی بنک نے بھی پاکستان کو 35 کروڑ ڈالر کا قرضہ دے دیا۔ قومی اسمبلی کو آئی ایم ایف سے ہونے والے معاہدے کی تفصیلات بتا دی گئیں۔

حکومت کو آخری مہلت

ہائی کورٹ نے ڈبل سواری پر پابندی کے مقدمے میں حکومت کو آخری مہلت دیتے ہوئے کہا ہے کہ 9- فروری کو خاندان کے افراد کی حد تک موٹر سائیکل کی سواری کی پابندی ختم کرنے سے آگاہ کریں۔ ورنہ عدالت خود فیصلہ کرے گی اور اسی روز فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ مظفر گڑھ میں دہشت گردی گاڑی پر ہوئی کیا حکومت گاڑی میں بھی دو افراد پر پابندی لگا دے گی۔

نجی بجلی کمپنیوں سے معاہدے

الیکٹرک پاور فورم نے اپنے چیئرمین ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ کی قیادت میں مطالبہ کیا ہے کہ نجی بجلی کمپنیوں سے معاہدے فوراً منسوخ کئے جائیں۔ نرخ کم کرانے کی بجائے حکومت نے 5 مزید نجی بجلی کمپنیوں سے مہنگی بجلی کے معاہدے کر لئے ہیں۔ اب واپڈا کو ہر سال 35 فیصد نرخ بڑھانے پڑیں گے۔

رائے ونڈ بم دھماکے کا اعتراف

سپاہ صحابہ کے دو گرفتار شدگان نے اعتراف کیا ہے کہ رائے ونڈ پر بم دھماکہ انہوں نے کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھیوں کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت اور 8- ارکان کو سزائے موت سنائے جانے کے انتقام کے طور پر یہ کارروائی کی تھی۔

بجلی چوری رک گئی

واپڈا کے آپریشن سے پہلے ہی اربوں روپے کی بجلی چوری رک گئی۔ 460 میگاواٹ کی بجلی کی چوری کمرشل اور گھریلو صارفین نے ازخود روک دی۔ واپڈا کے فوجیوں نے گھر گھر جا کر بجلی کی چوری چیک کرنا شروع کر دی ہے۔

کوئی بھی قیمت چکانی پڑے!

اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی بھی قیمت چکانی پڑے جمہوریت کو تباہ نہیں ہونے دوں گی۔ آج ملک دیوالیہ پن کے دہانے پر ہے۔ جھوٹے الزامات سے غیر ملکی سرمایہ کار بھاگ گئے ہیں۔ فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد ہونے سے بین الاقوامی تجارت کو نقصان پہنچا ہے۔ حکومت پر تنقید کرنے والے اخبارات کے دفاتر پر چھاپے مارے گئے۔ انہوں نے یہ باتیں کینیڈا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

شریف خاندان میں اقتدار کی جنگ

محترمہ بینظیر بھٹو نے دعوئ کیا ہے کہ پاکستان میں شریف خاندان میں اقتدار کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔

البشیرز معروف و قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد نامزنا لیڈیز کلاتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پیچ پراپرائٹرز ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171
04524-510

ہمارے ہاں حسبِ روم کولرز، گیزرز، کوکنگ رینج روم ہیٹرز، ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118096

کیور یٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771